

## 115306-پنیر کے مصدر کا علم نہ ہونے کی شکل میں استعمال کرنے کا حکم

سوال

بہت ساری پنیر کی ایسی اقسام ایسی ہیں جس کی خریداری تو ہم کر لیتے ہیں لیکن اس میں (rennet) مواد پایا جاتا ہے اس کا علم نہیں ہوتا، کہ وہ کہاں سے نکالا گیا ہے، ایسے پنیر کا حکم کیا ہو گا؟

پسندیدہ جواب

پنیر میں زردی مائل سفید ماڈہ (rennet) ڈالا جاتا ہے جو زردی مائل سفید رنگ کا اور تمٹرے کی پوٹلی میں پایا جاتا ہے، جبکہ پھرٹے کے پیٹ یا پھر حاملہ جانور سے نکالا جاتا ہے، اس ماڈہ کی قلیل سی مقدار دودھ میں ڈالی جاتی ہے جس سے وہ پنیر بن جاتا ہے، جبکہ بعض علاقوں میں مجبنہ بھی کہتے ہیں۔

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ (155/5).

اس ماڈہ کو کے مصدر کے اعتبار سے اس کا حکم بھی مختلف ہو گا، اگر تو اسے کسی ایسے جانور سے نکالا گیا ہو جو شرعی طریقہ سے ذبح کیا جائے اور وہ جانور طاہر و پاک یہ پنیر طاہر اور کھایا جائیگا، لیکن اگر اسے کسی مردہ جانور یا ایسے جانور سے نکالا گیا جو شرعی طریقہ کے مطابق ذبح نہیں کیا گیا تو اس میں فقماء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

جسمور فقۂ جن میں مالکی، شافعی اور حنبلی شامل میں اسے نجس قرار دیتے ہیں، اور ابوحنیفہ اور امام احمد ایک روایت میں اسے طاہر کہتے ہیں، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اسے راجح قرار دیا ہے۔

ان کا کہنا ہے :

"طاہر یہی ہوتا ہے ان کا یعنی مجوسیوں کا پنیر حلال ہے، چاہے وہ مردہ جانور کے ماڈہ سے بنایا گیا ہو اس کا دودھ طاہر ہے" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (21/102).

شیخ الاسلام ایک اور جگہ پر کہتے ہیں :

"اور ان یعنی بعض باطنی کفار فرقوں کا جانور سے ماڈہ نکال کر پنیر بنانا کے بناءً ہوئے پنیر میں علماء کرام کے دو مشور قول ہیں، جس طرح عام مردار کے مواد اور مجوسیوں اور فرنگیوں کے ذبح کردہ جانور سے نکالے گئے مواد میں دو قول ہیں، ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ ذبح نہیں کرتے۔"

امام ابوحنیفہ اور امام احمد ایک روایت میں کہتے ہیں کہ یہ پنیر حلال ہے، کیونکہ اس قول کے مطابق مردہ جانور کا ماڈہ طاہر ہے، اور جانور مر جانے سے یہ ماڈہ نہیں مرتا، اور اس کا نجس برتن میں ہونا اسے نجس نہیں کرتا۔

اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ یہ پنیر نجس ہے، کیونکہ ان کے ہاں مردہ جانور کا دودھ اور اس کے ماڈہ نجس ہے، اور جس کا ذبح نہیں کھایا جاتا تو اس کا ذبح کردہ مردہ جانور جیسا ہی ہو گا۔

پہلے اور دوسرے قول والوں نے صحابہ کرام سے متفق آثار سے استدلال کیا ہے۔

پہلے قول والے کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نے موسیوں کا بنایا ہوا پنیر کھایا ہے۔

اور دوسرے قول والے نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے وہ پنیر کھایا جس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ یہ نصاریٰ کا پنیر ہے۔

تو یہ مسئلہ امتحادی ہے، مقدمہ کو حق ہے وہ اس میں کسی بھی قول کا فتنی دینے والے کی تقلید کر لے "انتہی"۔

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ (35/154)۔

اور اگر راجح ہے تو پھر پنیر بنائے جانے والے مواد کے متعلق علم ہو کہ وہ ذبح کردہ سے نکالا گیا یا غیر ذبح کردہ سے نکالا گیا ہے یا علم نہ ہو یہ برابر ہے، اور اس سے بنائے گئے پنیر کو کھانے میں آپ پر کوئی حرج نہیں۔

واللہ اعلم۔